REGD No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۴ ہجرت ۱۳۳۸ھ ش ۱۴ مئی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۱۳

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفایابی کے متعلق قادیان میں دعا اور صدقہ

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی موجودہ بیماری کے تعلق میں طبعاً قادیان میں بھی بہت تشویش پائی جاتی ہے۔ چنانچہ حضور کی خیریت دریافت کرنے کے لئے میرے پاس قادیان سے دو فون آچکے ہیں۔ جن کے جواب میں ان کو صحیح حالات سے اطلاع دی گئی۔ احباب قادیان نے بتایا کہ قادیان میں حضور کی صحت اور شفایابی کے متعلق بہت درد و سوز کے ساتھ دعا کی جا رہی ہے۔ اور صدقہ بھی کیا گیا ہے۔ اور ہندوستان کی مختلف جماعتوں کو روزانہ اطلاع بھجوانے کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔ میرے دفتر کی طرف سے بھی قادیان میں روزانہ تار بھجوائی جا رہی ہے۔

اسی طرح خاکسار کے نام کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی اور کوئٹہ وغیرہ سے بھی حضرت صاحب کی خیریت دریافت کرنے کے متعلق متعدد فون آچکے ہیں۔ بلکہ پہلی رات تو قریباً ساری رات ہی مختلف مقامات سے فون آتے رہے۔ اللہ تعالےٰ جماعت کے اخلاص میں ترقی دے اور ان کی متضرعانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ آئندہ کے لئے احباب کی سہولت کی غرض سے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں حسب حالات چند دن تک دن رات ایک ذمہ دار کارکن ڈیوٹی پر رہے گا۔ تاکہ باہر سے آنے والے فونوں کا جواب دے سکے۔ اور تازہ حالات بتا سکے۔ دفتر پرائیویٹ سکرٹری ربوہ کے فون کا نمبر ۵۷ ہے۔ احباب کرام نوٹ فرمالیں۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ ۱۳ مئی ۱۹۵۹ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

”مرض کی کچھ علامتوں میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے قدرے تخفیف ہے“

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

ربوہ ۱۳ مئی۔ کل سارا دن حضور کی طبیعت عام طور پر پہلے روز جیسی رہی۔ البتہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بے چینی میں تخفیف رہی۔ عصر کے قریب حضور سہارے کے ساتھ چند قدم چلے۔ رات اللہ تعالےٰ کے فضل سے نیند اچھی طرح آگئی۔ آج صبح کے وقت طبیعت کل جیسی معلوم ہوتی ہے۔ طبّی رائے میں کل صبح سے آج صبح تک مرض کی کچھ علامتوں میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے قدرے تخفیف ہے۔ مگر کچھ علامتوں میں کوئی نمایاں فرق نہیں۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے پیارے امام کے لئے درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ تا اللہ تعالےٰ کا فضل جلد از جلد نازل ہو۔ اور حضور کو کامل شفا عطا ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد پونے دس بجے صبح ۱۳ مئی ۱۹۵۹ء

راولپنڈی میں دعائیں اور صدقات

راولپنڈی ۱۲ مئی (بذریعہ فون) مورخہ ۱۰ مئی سے کہ جس روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی اطلاع موصول ہوئی۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر خصوصی دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ نیز احباب نماز تہجد میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفایابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور درد و الحاح سے دعائیں کر رہے ہیں۔ گزشتہ سوموار کو یہاں روزہ بھی رکھا گیا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

جنجہ (مشرقی افریقہ) میں مسجد احمدیہ اور دار التبلیغ کا افتتاح

جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ کی خدمات کا اعتراف

نیروبی (بذریعہ تار) مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مشرقی افریقہ میں جنجہ کے مقام پر بھی ایک عظیم الشان مسجد اور مشن ہاؤس (دار التبلیغ) کی تعمیر مکمل ہوگئی ہے۔ چنانچہ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۵۹ء بروز اتوار ایک خصوصی تقریب میں ان کا افتتاح عمل میں آیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جن کی زیر ہدایت مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر عمل میں آئی ہے۔ اس موقعہ کے لئے ربوہ سے ازراہ شفقت ایک خصوصی پیغام ارسال فرمایا تھا۔ چنانچہ افتتاحی تقریب میں آپ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ علاوہ ازیں مشرقی افریقہ کے گورنرز اور بیرونی ملکوں کی طرف سے بھی پیغامات موصول ہوئے جو پڑھ کر سنائے گئے۔ ان میں جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ کی خدمات کو سراہا گیا تھا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں قبل ازیں نیروبی۔ ٹبورا۔ ممباسہ۔ دار السلام اور کمپالہ میں عظیم الشان مساجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہو چکے ہیں۔ اس لحاظ سے جنجہ کی مسجد خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں مشرقی افریقہ میں تعمیر ہونے والی چھٹی مسجد ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو بھی مشرقی افریقہ میں تبلیغ و اشاعت کا ایک موثر ذریعہ بنائے۔ آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۵۹ء

مرض اور اس کا علاج

کراچی کے ایک حساس اور درد دل رکھنے والے مسلمان نے مسلمانوں کی حالت پر ایک چھوٹا سا مرثیہ بصورت مراسلہ صدق جدید لکھنؤ میں شائع کیا ہے۔ اس کا ایک حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:

"پوری قوم کا اخلاق بگڑ چکا ہے۔ پھر اس میں تعجب کی کیا بات ہے اگر محبت وادبار کے بادل اس پر چھائے ہوئے ہیں .... ڈر ہے کہیں حضرت نوح کی دعا کا مصداق یہ لوگ نہ ٹھہریں کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا۔ یہ لوگ جو صحیح دین سے بالکل بے بہرہ، شہوت پرستی اور سرکشی وغیرہ میں مبتلا ہیں۔ ان کے نیچے کیونکر دیندار اور اللہ اور رسول سے ڈرنے والے پیدا ہوں گے۔ گیارہ برس سے ہندوستان کا کچھ حال معلوم نہیں۔ نہیں کہہ سکتا کہ وہاں کا کیا عالم ہے۔ اور وہ بے چارے تو خیر ایک حد تک مجبور ہیں۔ جب اختیار والوں کا یہ حال ہے۔ تو ان سے کیا گلہ ہے مخالف حالات میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ جب کبھی قوم کی اخلاقی پستی اور دین سے برگشتگی کا خیال آتا ہے طبیعت افسردہ ہو جاتی ہے اور گھنٹوں حزن وملال کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ کاش رب العزت کسی احمد سرہندی یا ولی اللہ کو پیدا کر دے جو قوم کی ان خرابیوں کو دور کر کے از سر نو اس میں غیرت ملی اور احساس دینی پیدا کر دے۔" (صدق جدید لکھنؤ ۱۷ اپریل)

مراسلہ نگار نے مسلمانوں کی موجودہ حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ آج عام آواز ہے۔ اور ہر دردمند اور حساس مسلمان اس حالت زار کو محسوس کرتا ہے۔ اور بہت سے ایسے ہیں جو اس کا علاج بھی کرنا چاہتے ہیں چنانچہ ہر اسلامی ملک میں تجدید واحیائے دین کی تحریکیں چلائی گئی ہیں۔ لیکن ان تحریکوں میں سے افسوس ہے کہ کوئی بھی ایسی ثابت نہیں ہوئی۔ جو اس درد کا صحیح علاج کر سکی ہو۔ اس کی بنیادی وجہ جہاں تک ہمارا اندازہ ہے یہی ہے کہ یہ تمام تدابیر صرف اپنی عقل اور تدابیر کے بل پر چلائی جا رہی ہیں۔ ان تمام تحریکوں کا مشترکہ مغالطہ وہی ہے۔ جو پہلی قوموں کو لگتا رہا ہے۔ جو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اب آئندہ انسانوں سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اس نے کامل تعلیم نازل کر دی ہے۔ اور بقول ان کے وہ کامل تعلیم اور کامل اسوۂ حسنہ کی راہ نمائی میں اب بغیر کسی روحانی راہ نمائی کے تجدید واحیائے دین خود کر سکتے ہیں۔

اگرچہ یہ خیال ان تمام تحریکوں میں مشترک ہے۔ لیکن جو لوگ مغرب کے مادی فلسفہ سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے۔ کہ وحی والہام انسانوں کی طفولیت کی پیداوار تھے۔ اب جبکہ انسانی ذہن جوان ہو چکا ہے۔ اب کسی وحی والہام کی ضرورت نہیں۔ ایک لحاظ سے تو یہ صحیح ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے ذریعہ کامل شریعت نازل ہو چکی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم

یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اب انسانوں سے وحی والہام کا تعلق منقطع کر لیا ہے سراسر غلط ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ وحی نبوت ختم ہو چکی ہے۔ کیونکہ ہر نبی صاحب شریعت نہیں ہوتا۔ اس لئے وحی شریعت بند ہونے سے لازم نہیں آتا۔ کہ وحی تبشیر وتنذیر بھی بند ہو گئی ہے۔

اگر الیوم اکملت لکم دینکم کے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا کہ اب اشاعت وتبلیغ کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ اب جو مکمل دین ہم نے اتارا ہے۔ وہ آئندہ ہر پیدا ہونے والے کے دل میں خود بخود اتر جایا کرے گا۔ اور اب دنیا میں کوئی کافر، منافق یا ملحد ہو ہی نہیں سکتا۔ تو پھر واقعی کسی وحی والہام کی ضرورت نہ رہتی۔ لیکن یہ حقیقت کہ مسلمان بھی اسلام سے دور جا پڑے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کے نمونہ سے واضح ہوتا ہے خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی محافظت

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

کی رو سے ہمارے شامل حال نہ ہو۔ اس وقت تک کامل شریعت اور کامل اسوۂ حسنہ بھی مفید نہیں ہو سکتے۔

خود مندرجہ بالا اقتباس میں صاحب مراسلہ نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ جہاں اس نے کہا ہے کہ

"کاش رب العزت کسی احمد سرہندی یا ولی اللہ کو پیدا کر دے۔ جو قوم کی ان خرابیوں کو دور کر کے از سر نو اس میں غیرت ملی اور احساس دینی پیدا کر دے۔"

آج تقریباً تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ نامبردہ ہستیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجدید واحیاء دین کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مکالمہ ومخاطبہ سے نوازا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ عظیم الشان ہستیاں تجدید واحیائے دین کا وہ شاندار کام کرنے کے قابل ہوئے جو رہتی دنیا تک تاریخ اسلام میں یادگار رہے گا۔ اور اسی وجہ سے ان کے نام سنہری حروف میں مرتسم رہیں گے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مراسلہ نگار ایسے انسانوں کی پیدائش کی خواہش اس جوش سے نہ کرتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان بزرگوں نے جو کام کیا ہے وہ ہمیشہ تک زندہ رہنے والا ہے اور سچ یہ ہے کہ اگر رب العزت ان کو مبعوث نہ کرتا۔ تو دنیا سے نہ سہی برصغیر ہند سے اسلام کا نام ضرور مٹ گیا ہوتا۔ یہ جو مراسلہ نگار اور ایسے دردمندوں میں اسلام کا احساس پایا جاتا ہے۔ وہ انہی بزرگوں کی طفیل ہے۔ اور ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ انا لہ لحافظون کو ہر زمانہ میں پورا کرتا رہا ہے چنانچہ ہمارا زمانہ بھی اس سے محروم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ہمارے لئے بھی ایک عظیم راہ نما مبعوث کیا ہے جس کا مشہور الہام شاید مراسلہ نگار نے بھی سنا ہو گا یعنی

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں کے ساتھ اس کی سچائی دنیا پر ظاہر کر دے گا۔"

ہمیشہ ہی یہ ہوتا ہے کہ شروع شروع میں دنیا اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کو قبول نہیں کرتی۔ چنانچہ مجددین اور صلحائے اسلام کے ساتھ بھی یہ ہوتا آیا ہے۔ حضرت سید احمد سرہندی کو دنیا نے قبول نہیں کیا تھا۔ اور وقت کے حکام نے آپ کو سخت اذیتیں دیں۔ یہاں تک کہ آپکو قید میں بھی ڈالا۔ اسی طرح شاہ ولی اللہ کو کس نے پہلے قبول کیا تھا۔ آپ نے اس وقت کے غیر اسلامی معاشرے کی دھجیاں اڑا دی تھیں۔ آپ کے قلم کی زد سے بڑے بڑے امراء بھی نہیں بچے تھے۔ عوامی زندگی جس تباہی کے گڑھے میں گری ہوئی تھی۔ آپ نے ایک ایک چیز کو لے کر اس کی خرابیوں پر انگلی رکھی۔ کیا ایسی حالت میں ایسی بے دھڑک جارحانہ تنقید کی تاب اس وقت کے ترآسان

دولت اور عشرت پرست لوگ لا سکتے تھے۔ آپ کی سخت مخالفت ہوئی۔ آپ پر کفر وارتداد کے فتوے لگے۔ مگر آج یہ عالم ہے کہ ہمارا مراسلہ نگار رب العزت سے دعا مانگتا ہے کہ کوئی ایسا انسان پیدا کرے۔ گویا اللہ تعالیٰ کو جس نے انا لہ لحافظون کا چمکتا ہوا وعدہ قرآن کریم میں کر رکھا ہے۔ اس کو کوئی فکر نہیں۔ فکر ہے تو ساری ہمارے مدیروں اور مجوزوں اور عقیدت پرستوں کو ہے۔ وہ رب العزت جس نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر مبعوث کیا اور اس کو کامل شریعت عطا کی۔ اور اس کو کامل اسوۂ حسنہ بنایا۔ کیا وہ آئندہ ہمیشہ کے لئے اپنی دنیا کی راہ نمائی سے غافل ہو گیا ہے۔ کیا وہ دنیا میں شیطان کی خرمستیاں کو نہیں دیکھ رہا۔ اگر رب العزت کو بلایا ہے۔ تو آؤ اس کے سامنے گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں کرتے ہوئے سجدوں میں گر پڑیں۔ اور پکار پکار کر کہیں۔

ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

"ضالین" کے "ض" کے تلفظ پر لڑنا مرنا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ دعا کی روح کو جذب کرنے ہی سے حقیقی طور پر

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

اعلان نکاح

مورخہ ۳/۵/۵۹ کو بعد از نماز مغرب میرے بڑے لڑکے عزیزم سید محمد احمد لطیف سلمہ ربہ کا نکاح عزیزہ سیدہ حمیدہ بیگم سلمہا بنت مکرم صاحبزادہ عبدالرب صاحب سرائے نورنگ (جو کہ والد محترم حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ محترمہ کی پوتی ہیں) کے ساتھ بعوض حق مہر ایک ہزار روپیہ محترم صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی نے ہمارے گاؤں احمدیہ گلی سرائے نورنگ میں پڑھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام، درویشان قادیان اور جماعت کے تمام بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ اسلام واحمدیت اور ہمارے خاندان کے لئے دینی اور دنیاوی برکات اور خوشیوں کا موجب بنائے۔ اے قادر رحیم وکریم ہمارے پیارے رب تو ایسا ہی کر دے۔

خاکسار صاحبزادہ محمد طیب لطیف ربوہ

جب کھجور پکے ہوئے تھے

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری)

قرآن مجید کا یہ کمال ہے کہ انبیاء کے حالات و سوانح کے بیان میں بعض تاریخی غلطیوں کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کا بیان ہے "رطباً جنیاً" کے الفاظ میں یہ واضح اشارہ موجود ہے۔ کہ آپ کی ولادت اس موسم میں ہوئی تھی۔ جب کھجور پک کر بالکل تیار ہوتی ہے یعنی وہ موسم گرما تھا۔ نہ کہ شدت سرما جس میں عیسائی دنیا ولادت مسیح کا دن جنی کرسمس مناتی ہے۔ عیسائی علماء اور محققین عصر حاضر کو انسان داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ انہوں نے انجیلی اشارات سے فائدہ اٹھا کر حضرت مسیح علیہ السلام کی تاریخ ولادت کے سلسلہ میں ہمعصر تاریخ کی رُو سے علم ہئیت اور موسمیات کے پیش نظر آثار قدیمہ سے معلومات اخذ کرتے ہوئے تحقیق کے انبار لگا دیئے ہیں۔ اب وہ اس واضح نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش موسم سرما میں نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ ستمبر یا اکتوبر میں آپکی پیدائش ہوئی ہے۔ انہی ایام میں کھجور پک کر تیار ہوتا ہے۔

جان۔ ڈی۔ ڈیوس کی بائیبل ڈکشنری میں "year" کے لفظ کے نیچے یہ وضاحت موجود ہے کہ ستمبر میں جبکہ یہودیوں کا مہینہ "ایتانیم" ہوتا ہے ارض کنعان میں کھجور پک جاتی ہے۔ (صفحہ ۸۴۳)

انجیلی اشارات کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ یہ اشارات قرآن مجید کی طرح واضح تو نہیں ہیں لیکن علماء عصر حاضر نے علوم حاضرہ کی مدد سے ان مٹے ہوئے نقوش کو اجاگر کر لیا۔ لیکن وہ لوگ جو کتاب مبین کے حامل ہیں۔ اور واضح علم رکھتے ہیں۔ ابھی تک روایات میں کھوئے ہوئے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا دراصل یہ اعجاز تھا کہ ان کی پیدائش کے وقت خشک تنوں کے ساتھ کھجور کے خوشے لٹکنے لگے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم کی تفسیر میں اس بھولی ہوئی حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ یہ قرآنی اعجاز ہے۔ کہ اس نے آج سے صدیوں پہلے عیسائی دنیا کی ایک تاریخی غلطی کی نشاندہی کی۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش ۲۵ دسمبر کو نہ ہوئی تھی۔ بلکہ اس وقت ہوئی تھی۔ جب ارض کنعان میں کھجور پکے ہوئے ہوتے ہیں۔

انجیل نے حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے ذکر میں جو اشارات کئے ہیں وہ اتنے واضح نہ تھے کہ عیسائی دنیا ان سے راہنمائی حاصل کر سکتی اور قرآنی بیان بالکل واضح ہے۔ اور مینار نور کی طرح تاریخی حقیقتیں اس سے پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہی ہیں لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ انجیل سے ظاہر ہے کہ :۔

(۱) حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش یہودیہ کے حاکم ہیرودیس کے وقت میں ہوئی تھی۔ جس کا زمانہ ۴۰ قبل مسیح سے ۴ قبل مسیح ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ بہرحال ۴ قبل مسیح سے پیشتر پیدا ہوئے۔

(۲) آپ کی پیدائش کے وقت مشرق میں ایک خاص روشن ستارہ طلوع ہوا۔ جو ارض کنعان میں بھی نظر آیا ہئیت دانوں کے ایک طبقہ کے نزدیک یہ ستارہ ۷ قبل مسیح میں تین دفعہ طلوع ہوا یعنی ۲۹ مئی، ۳ اکتوبر اور ۴ دسمبر کو یہ خاص قسم کا روشن ستارہ یہودیوں میں مسیح موعود کے ظہور کا ایک نشان تھا۔

(۳) لوقا کا بیان ہے کہ جس موسم میں حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے اس وقت چرواہے اپنے گلوں سمیت کھیتوں میں راتیں بسر کرتے تھے ظاہر ہے کہ وہ دسمبر کا مہینہ نہیں ہو سکتا جبکہ یہودیہ میں بیت لحم کے پہاڑی علاقہ میں ٹمپریچر اتنا گر جاتا ہے کہ شدت سرما اور کہر اور برفباری کا وہ موسم ہوتا ہے۔

ان وجوہ سے یہ استدلال ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ۲۹ مئی اور ۳ اکتوبر کے درمیان پیدا ہوئے۔ جرمن محقق ورنر کیلر "Werner Keller" نے اپنی کتاب (The Bible as History) میں "ستارہ بیت لحم" کے باب میں اس بارہ میں مکمل معلومات بہم پہونچائی ہیں۔ ایک طویل اقتباس مجھے درج کرنے کی اجازت دیجئے لکھتے ہیں :۔

"عیسائی دنیا یسوع مسیح کی پیدائش کا دن یعنی کرسمس ۲۴، ۲۵ دسمبر سے مناتی ہے۔ حالانکہ علم ہئیت کے ماہرین کلیسائی اور غیر کلیسائی مورخین کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ یسوع مسیح کی پیدائش کے لئے ۲۵ دسمبر صفر سال عیسوی کوئی مستند تاریخ نہیں ہے۔ نہ مسیح اس دن پیدا ہوئے۔ اور نہ اس سال اس غلطی کی ذمہ واری ایک سیتھین درویش Dionysius Exiguus پر عائد ہوتی ہے۔ جس نے مسیحی جنتری کی ترتیب کے وقت بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ اور غلط اندازے لگائے ہیں وہ روم کا رہنے والا تھا ۵۳۳ء میں اسے ہدایت کی گئی۔ کہ وہ پچھلی تاریخوں کو شمار کرتے ہوئے ابتدائے سال عیسوی کی تعیین کرے۔ وہ اپنے اجاب میں بھول گیا۔ کہ سال اوّل قبل مسیح اور پہلے سال عیسوی کے درمیان ایک سال بھی پڑتا ہے جسے "صفر سال" کہنا چاہیئے اسی طرح اس نے ان چار سالوں کو بھی نظر انداز کر دیا جب شہنشاہ روم اپنے خطاب "اگسٹس" کی بجائے اپنے ذاتی نام "اوکٹے وین" کے تحت برسر حکومت تھا۔ انجیلی روایت کی رو سے یسوع مسیح کی پیدائش کی واضح علامت یہ ہے "یسوع یہودیہ

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قبولیتِ دُعا کے ذرائع

"اگر خدا تعالےٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف اِسی ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے۔ مَیں نے بہت لوگوں کو کہتے سنا ہے۔ کہ ہم نے بہت دعائیں کیں۔ اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں۔ ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے۔ جو قبولیتِ دعا کے واسطے ضروری ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جب ایک بے نظیر اور بے بہا خزانہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک اس کو پا سکتا ہے اور لے سکتا ہے۔ کیونکہ یہ کبھی بھی جائز نہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ کو قادر خدا مان کر یہ تجویز کریں۔ کہ جو کچھ اس نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اور جو ہمیں دکھایا ہے۔ یہ محض سراب اور دھوکا ہے۔ ایسا وہم بھی انسان کو ہلاک کر سکتا ہے۔ نہیں بلکہ ہر ایک اس خزانہ کو لے سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی کمی نہیں۔ وہ ہر ایک کو یہ خزانے دے سکتا ہے۔ اور پھر بھی اس میں کمی نہیں آ سکتی۔

غرض خدا وہ تو ہم کو نبوت کے کمالات تک دینے کو طیار ہے۔ لیکن ہم اس کے لینے کی بھی سعی کریں۔ پس یاد رکھو کہ یہ شیطانی وسوسہ اور دھوکا ہے۔ جو اس پیرایہ میں دیا جاتا ہے۔ کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ اصل یہی ہے کہ وہ دعا قبولیت کے آداب اور اسباب سے خالی محض ہے۔ پھر آسمان کے دروازے اس کے لئے نہیں کھلتے۔ سنو! قرآن شریف نے کیا کہا ہے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ جو لوگ متقی نہیں ہیں۔ انکی دعائیں قبولیت کے نیاز سے نکلی ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمانیت ان لوگوں کی پرورش میں اپنا کام کر رہی ہے۔"

(ملفوظات صفحہ ۳۳۹-۴۰۰)

بادشاہ کے زمانہ میں یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہوا۔"

(متی ۲/۱)

بہت سے ہمعصر ذرائع کی وجہ سے ہم یہ جانتے ہیں کہ ہیروڈ (ہیرودیس) کون تھا۔ وہ کس زمانہ میں ہوا؟ اور کتنے سال اس نے حکومت کی؟

۴۰ء قبل مسیح میں رومیوں نے ہیروڈ کو یہودیہ کا بادشاہ نامزد کیا۔ وہ ۴ء قبل مسیح میں اپنی وفات تک برسر حکومت رہا۔ اس حساب سے یسوع مسیح کا سال پیدائش لازماً ۴ء قبل مسیح سے پیشتر ہونا چاہیئے۔

کرسمس کے لئے ۲۵ دسمبر کا ذکر پہلی دفعہ ۳۵۴ عیسوی میں عیسائی لٹریچر میں ہوا ہے۔ رومن شہنشاہ جسٹینین (۵۲۷ تا ۵۶۵ عیسوی) کے زمانہ میں یہ دن ایک سرکاری تعطیل کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ اس دن کے انتخاب میں ایک قدیم رومن رسم کا بڑا حصہ ہے

قدیم روما میں ۲۵ دسمبر کا دن "غیر مفتوح (سورج دیوتا) کے یوم پیدائش" کے لئے ایک مقدس تہوار تھا۔ یعنی موسم سرما کا وہ دن جب کہ سورج خط استواء سے زیادہ سے زیادہ دُور ہوتا ہے ......

...... مورخین اور ہیئت دانوں کے ساتھ ساتھ ماہر موسمیات نے بھی یسوع مسیح کی پیدائش کے دن کی تعیین میں کافی سعی کی ہے۔ انجیل لوقا میں یسوع مسیح کی پیدائش کے وقت کے موسم کی طرف اشارہ موجود ہے:-

"اسی علاقے میں (جہاں یسوع مسیح پیدا ہوئے) چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلے کی نگہبانی کر رہے تھے"۔

(لوقا ۲/۸)

موسمی ماہرین نے جو دن جو کہ مسیح کے مقام پیدائش بیت لحم سے زیادہ دور نہیں کے ٹمپریچر کا پورا پورا ریکارڈ جمع کیا ہے۔ یہودیہ کی سطح مرتفع میں جو دن کا موسم اور بیت لحم کا موسم ایک جیسا ہے۔ تین ماہ سے زائد عرصہ کے ٹمپریچر کا مطالعہ کیا گیا۔ اس عرصہ میں سردی اور برف باری کی کیفیت ذیل کے ٹمپریچر سے ظاہر ہے۔

دسمبر	2.3 ڈگری
جنوری	1.6 〃
فروری	5.1 〃

علاوہ ازیں دسمبر اور جنوری میں سارے سال میں سب سے زیادہ بارش ہوتی ہے دسمبر میں اندازاً چھ انچ اور جنوری میں قریباً آٹھ انچ اور یہ بھی موجودہ معلومات سے ظاہر ہے کہ فلسطین کا موسم آج بھی وہی ہے جو کہ دو ہزار سال قبل تھا۔ اس میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوئی اس لئے موسمیات کے آج کے نتائج گزشتہ زمانہ کی معلومات کے لئے بنیاد بنائے جا سکتے ہیں۔

ان نتائج سے ظاہر ہے کہ کرسمس کے ایام میں بیت لحم کا علاقہ شدید سردی اور کہر کی لپیٹ میں ہوتا ہے۔ ایسے موسم میں گلوں کو رات کے وقت کھیتوں میں رکھا نہیں جا سکتا۔ طالمود سے بھی یہ ثابت ہے کہ ارض کنعان کے اس حصہ میں ریوڑ صرف آٹھ ماہ باہر رہتے ہیں۔ یعنی مارچ سے لیکر اکتوبر تک نومبر کے شروع میں ان کو سردی اور بارش کے باعث باہر نہیں رکھا جا سکتا۔ بلکہ اندر رکھا جاتا ہے۔

بیت لحم میں آجکل بھی کرسمس کے ایام میں رات کے وقت چرواہے اور گلے باہر نہیں ہوتے۔ بلکہ پناہ گاہوں میں ہوتے ہیں۔ الغرض مقدس لوقا جو ہمیں بتانا چاہتے وہ یہی ہے کہ یسوع مسیح کی پیدائش بہر حال موسم سرما کے آغاز سے پیشتر ہوئی تھی۔ اور متی کی انجیل میں پیدائش کے ایام میں روشن ستارہ کے طلوع کا ذکر ظاہر کرتا ہے کہ ۷ء قبل مسیح آپ کا سال پیدائش ہے کیونکہ یہ ستارہ اسی سال نمودار ہوا تھا۔"

The Bible as History by Werner Keller. Translated by .... William Neil M.A., B.D., Ph.D. Page 335, 336.

یہ واضح رہے کہ یہی جرمن سکالر بابلی کتبوں کے حوالے سے جو کہ مسیحی رسم الخط میں ہیں۔ یہ ثابت کرتے ہیں کہ مشرق میں جو ستارہ طلوع ہوا تھا۔ اس کا باعث یہ تھا مشتری اور زحل باہم اس درجہ قریب ہو چکے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دو ستارے اپنی روشن دموں سمیت منسلک ہیں بابلی یہودی اسے مسیح موعود کے ظہور کا نشان سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ مشرق سے یروشلم میں تحقیق کیلئے آئے۔ مشتری اور زحل کا یہ اجتماع پانچ ماہ میں تین دفعہ ہوا۔ ۲۹ مئی، ۳ اکتوبر اور ۴ دسمبر کو لوقا کی روایت کے پیش نظر حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش موسم گرما میں ہوئی۔ لہذا پہلی دو تاریخوں کے درمیان آپکی پیدائش ہو چکی تھی۔ اب آگے قرآن مجید ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ کہ آپکی پیدائش کھجور پکنے کے موسم میں ہوئی۔ یعنی ستمبر یا اکتوبر میں۔ جے سٹیورٹ نے اپنی تصنیف "لائف آف جیزز" ۴۴ء میں جعفر انگورا کے ایک کتبہ اور ایک قدیم چینی مصنف کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش ستمبر یا اکتوبر میں ہوئی تھی۔ (پیکس تفسیر بائیبل صفحہ ۹۶۷) عصر حاضر کی موجودہ تحقیقات سے قرآنی بیان کی صداقت اور فضیلت اظہر من الشمس ہے۔

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

۱۔ بڑے تاجر مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

۲۔ چھوٹے تاجر:۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔

۳۔ ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے۔ اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کیلئے دیں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۴۸ دیں۔

(۴) وکلاء ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ۔ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

(۵) کنٹریکٹر صاحبان۔ ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی

(۶) صناع۔ مستری۔ لوہار۔ درزی بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ۔ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بچے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر۔ یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیدیا کریں۔

مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا نیا انتخاب

دستور اساسی کے مطابق آئندہ تین سال کے لئے مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کا نیا انتخاب اس سال کے شروع میں ہونا ضروری ہے۔ اس لئے زعمائے اعلیٰ اور ناظمین اضلاع کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ حسب قواعد امیر صاحب مقامی یا ان کے نمائندہ کی زیر نگرانی ان عہدوں کے لئے جلد دوبارہ انتخاب کروا کر منظوری کے لئے امیر صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔

جو مجالس یکم جنوری ۵۹ء کے بعد قائم ہوئی ہیں۔ ان کے عہدیداروں کے دوبارہ انتخاب کی اس وقت ضرورت نہیں۔ (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں

بعض مجالس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی کوششوں۔ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے۔ تفسیر صغیر خریدنے۔ نماز با جماعت ادا کرنے۔ ناخواندہ اصحاب کو پڑھانے اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ وغیرہ کی تلقین کرنے ایسے نیک کاموں کے متعلق جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر مجلس میں جاری ہیں۔ اپنی نیک مساعی کی اطلاعات باقاعدہ ہر ماہ مرکز کو نہیں بھجواتیں۔ اس لئے تمام زعماء کرام سے گزارش ہے کہ ازراہ کرم زیادہ سے زیادہ ۱۰ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ ارسال فرمائیں۔ اجزاھم اللہ احسن الجزاء

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شیخ عبد الخالق صاحب ملتانی بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شیخ صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(منشی محمد انور سنگساز ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

(۲) محترم بھائی محمد امین صاحب دو دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل عطا فرمائے آمین

محمد یسین خالد کلاس ششم ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ

نماز ایک روحانی غذا ہے

از محمد رفیق صاحب پرداز سیالکوٹی جامعہ احمدیہ ربوہ

نماز ایک روحانی غذا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ اگر انسان روحانی لحاظ سے بیمار ہو تو نماز اس کے لئے دوا کا کام دیتی ہے اور تندرست ہو تو غذا کا کام دیتی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ جب آپ بچے تھے۔ تو دوسرے لڑکوں کو کہا کرتے تھے کہ "دعا کرو خدا تعالیٰ مجھے نماز شوق نصیب کرے"

"جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نزع کی حالت طاری تھی۔ اور صبح کا وقت تھا تو آپ نے نحیف سی آواز میں فرمایا کہ "کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے" ایک خادم نے عرض کیا ہاں حضور ہو گیا ہے اس پر آپ نے بستر کے ساتھ دونوں ہاتھ تیمم کے رنگ میں چھو کر لیٹے لیٹے ہی نماز کی نیت باندھی مگر اس دوران میں بیہوشی کی حالت طاری ہو گئی۔ جب ذرا ہوش آیا تو پھر آپ نے پوچھا کہ کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا گیا ہاں حضور ہو گیا ہے۔ پھر آپ نے دوبارہ نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔ اس کے بعد پھر نیم بیہوشی کی حالت طاری ہو گئی۔

(سلسلہ عالیہ احمدیہ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۹ء)

اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کو نماز کے ساتھ کس قدر عشق تھا

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق روایت میں آتا ہے کہ آپ ساری ساری رات عبادت الٰہی میں گذار دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوجھ جاتے تھے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں آپ کو کہا کرتی تھی کہ یا رسول اللہ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ آپ کیوں اپنی جان کو اتنی تکلیف دیتے ہیں۔ تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ اے عائشہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکریہ ادا نہ کروں۔

نماز باجماعت کی آپ بہت پابندی فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب آپ بیمار تھے تو آپ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مسجد میں تشریف لائے۔ اور آپ کے پاؤں زمین کے ساتھ گھسٹتے تھے۔

آپ اپنے صحابہؓ کو بھی نماز باجماعت کی سختی سے تاکید فرماتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک اندھا شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں اندھا ہوں اور مجھے مسجد میں لانے والا کوئی نہیں۔ آپ مجھے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت دے دیں۔ پہلے تو آپ نے اجازت دے دی۔ لیکن پھر آپ نے اسے بلایا اور پوچھا کہ کیا تو اذان کی آواز کو سنتا ہے اس نے کہا ہاں! تو آپ نے فرمایا کہ پھر میں تجھے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ تم مسجد میں ہی آیا کرو

(مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ کی ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں اکٹھی کروں اور پھر اذان کا حکم دوں اور اپنی جگہ پر کسی اور کو امام مقرر کر کے لوگوں کے گھروں میں جاؤں اور جو لوگ مسجد میں نماز کے لئے نہیں آتے۔ ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (مسلم بخاری)

حضرت ابوہریرہ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ کسی کے گھر کے سامنے نہر بہتی ہو اور وہ روزانہ پانچ دفعہ اس میں غسل کرے تو کیا اس پر کوئی میل رہتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ! تو آپ نے فرمایا کہ وہ پانچ نمازیں ہیں۔ جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تمہاری غلطیاں مٹا دیتا ہے۔ اور تمہیں صاف ستھرا بنا دیتا ہے۔

مندرجہ بالا احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نمازوں کے متعلق کتنی سختی سے کام لیتے تھے اور نماز باجماعت پر کتنا زور دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ نماز ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو مومن اور کافر کے درمیان فرق کرتی ہے۔

انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

مجالس انصار اللہ کے ہر رکن کی ذمہ داری ہے کہ اصلاح وارشاد کے پروگرام کے مطابق سال میں ایک شخص کی صحیح تربیت کر کے اسے پختہ اور خالص عملی مسلمان بنائیں امید ہے کہ جملہ مجالس کے احباب اپنی اپنی جگہ اس نیک کام میں مصروف ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے ذریعہ سے ایک آدمی ہدایت پا کر حقیقی مسلمان بن جائے تو یہ میرے لئے ساری دنیا کے مال و منال سے بڑھ کر ہے۔

احباب جماعت اپنی اس کارکردگی کی رپورٹ بھی مرکزی دفتر میں بھجواتے رہیں۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

دھان کی پیداوار بڑھا کر غذائی قلت کو دور کیجئے

(از مکرم بشارت احمد صاحب بشیر بی۔ ایس۔ سی (زراعت) ——— پاکستان)

اجناس خوردنی میں سے گندم کے بعد دھان کی فصل کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے ملک میں دھان کی اوسط پیداوار فی ایکڑ ۹ من کے قریب ہے۔ جدید جاپانی طریقہ ہائے کاشت سے دھان کی پیداوار میں تین گنا تک زیادتی ہو سکتی ہے۔ مسٹر ڈبلیو اوسکر سیلز ایگریکلچرل ایڈوائیزر آئی۔ سی۔ اے (جو ایک امریکن ماہر ہیں) نے دھان کی پیداوار بڑھانے کے لئے ملتان کے زرعی میلہ کے موقع پر جو مفید ہدایات دیں ان کو اختصار سے زمیندار بھائیوں کے فائدہ کے لئے درج ذیل کرتا ہے۔

۱۔ دھان کی سنڈی کی تلفی

یہ نہایت موذی اور نقصان دہ کیڑی ہے تنے کے اندر گھس کر پودے کو نقصان پہنچاتی ہے سفید یا زردی مائل سبز رنگ کی ہوتی ہے حملہ شدہ پودے مرجھا کر خشک ہو جاتے ہیں اور خوشے کھوکھلے رہ جاتے ہیں۔ سنڈیاں تنے کے اندر داخل ہو کر اندر ہی اندر پودے کو کھوکھلا کر دیتی ہیں۔ بعض اوقات سالم فصل تباہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس کا تلف کرنا فصل کی کامیابی کے لئے اولین چیز ہے۔ جوں ہی دھان کی فصل کٹ جائے۔ کھیتوں میں فوراً ہل چلائیں۔ مڈھوں کو تمام کھیت میں سے اکٹھا کر کے جلا دیں۔ جو مڈھ کھیت میں رہ جائیں گے۔ وہ اگلے سال ہزاروں اور لاکھوں کیڑوں کی افزائش نسل کا ذریعہ بنیں گے۔

(۲) جو کھیت دھان بونے کے لئے منتخب کئے گئے ہوں۔ ان میں کاشت سے پہلے سن یا ڈھانچہ بطور سبز کھاد کاشت کر کے دبائیں۔ دو سو پونڈ فی ایکڑ کے حساب سے سپر فاسفیٹ (Superphosphate) ملائیں

(۳) دھان بونے سے چھ ہفتہ قبل دھان کی پنیری لگائی جائے۔ اس غرض کے لئے ایک عمدہ زرخیز ٹکڑہ زمین انتخاب کر کے اس میں اچھی طرح ہل چلائیں۔ گوبر کی کھاد سپر فاسفیٹ اور راکھ ملا کر دو من فی ایکڑ کے حساب سے ملائیں۔ زمین کو اچھی طرح نرم کریں۔ کوئی ڈھیلہ وغیرہ نہ رہے عمدہ بیج جو زہر آلود ہو ایک پونڈ فی مرلہ کے حساب سے بکھیر دیں۔ ½ انچ سڑی کھاد اور راکھ کی تہ سے ڈھانپ دیں۔ وقتاً فوقتاً پانی دیتے رہیں۔ جب پنیری اگ آئے تو اسکو سنڈی سے محفوظ رکھنے کے لئے ہر ہفتہ خالی ڈال یا اینڈرین قسم کے زہر سے سپرے کریں۔ زہر کا کلچر ۳ اونس زہر میں ۱۵۰ گیلن پانی کی نسبت سے تیار کریں۔

۴۔ جب پنیری کے پودے چھ چھ شگوفے نکالیں۔ تو ان کو کھیتوں میں منتقل کر دیں۔ پودے ایک ایک نہ لگائیں۔ بلکہ تین تین ایک جگہ ۱۰×۱۰ انچ کے فاصلہ پر لائنوں میں لگائیں۔ جن پودوں کے شگوفے خشک یا مرجھائے ہوئے ہوں ان کو کھیتوں میں منتقل نہ کریں۔ کیونکہ ان میں سنڈی موجود ہے۔ پنجاب کے علاقہ میں پودے منتقل کرنے کا عمدہ موسم جون اور جولائی کے مہینے ہیں اعلیٰ اقسام کے لئے ۱۵ سے ۳۰ جولائی تک

(۵) فصل کو گھاس پھوس اور خودرو پودوں سے ہمیشہ صاف رکھیں۔ ہفتہ میں ایک بار نیا پانی تبدیل کریں۔ نرسری سے کھیتوں میں پودے منتقل کرنے کے ۱۵۔۲۰ یوم بعد جب پودہ ایک فٹ ہو جائے۔ تو فصل کو اس کی رنگت کے مطابق کھاد دیں۔ اگر پودے پیلے سبز ہوں تو دو من فی ایکڑ کے حساب سے امونیا سلفیٹ ڈالیں۔ لیکن اگر پودے کالے سبز ہوں۔ تو ایک من فی ایکڑ کافی ہے۔ درمیانی حالت کے لئے ½۱ من کھاد دی جاوے۔

(۶) فصل برداشت کرنے سے دو ہفتہ قبل پانی کھیت میں سے نکال دیں۔ اور فصل کو زمین کے بالکل قریب سے کاٹیں۔

(۷) پودے نرسری سے کھیتوں میں منتقل کرنے کے بعد سے برداشت فصل تک اگر کیڑی (سنڈی) کا حملہ ہو۔ جو پودے کے خشک یا مرجھا جانے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ تو مندرجہ ذیل ادویات سے فصل کی سپرے کریں۔

۱۔ ڈپ ٹریکس (Dipterex) ۲ پونڈ فی ایکڑ ۱۵۰ گیلن پانی میں

۲۔ فالی ڈول (Folidol) ۴ اونس ۱۰۰ گیلن پانی میں

۳۔ انڈرین (Endrin) ½ پونڈ ۱۰۰ گیلن پانی میں۔

بہتر تو یہ ہے کہ اس سلسلہ میں اپنے حلقہ کے پلانٹ پروٹیکشن انسپکٹر سے مدد حاصل کریں۔ محکمہ زراعت نے اس سلسلہ میں زمینداروں کی امداد کا خاص اہتمام کیا ہے۔

درخواست دعا

میری بچی حامدہ بیگم کو کافی عرصہ سے بخار وغیرہ کی شکایت چلی آ رہی ہے۔ دو چار دن کے وقفہ کے بعد پھر بخار شروع ہو جاتا ہے۔ اور بیماری کچھ پیچیدگی اختیار کر گئی ہے۔

بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ میری اس بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

اہلیہ عباد اللہ گیانی۔ گوجرانوالہ

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو (قرآن مجید)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ ایسی نیکی جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ انسان کو اس دنیا میں بھی اس نیکی کا کئی گنا اجر ملتا ہے اور آخرت میں بڑے بڑے درجات ملیں گے۔ اس نیکی کے ذریعہ انسان خود بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور اس کی نسلیں بھی اس نیکی کی بدولت ترقی کرتی چلی جائیں گی۔ پس ایسی نیکی کے حصول کے لئے انسان کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

ختم ہونے والے سال یعنی ۵۹-۱۹۵۸ء میں جن جماعتوں کی لازمی چندوں کی وصولی نسبتاً اچھی ہے ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے جاتے رہے ہیں اور اخبار میں بھی شائع کئے جاتے ہیں تا دوسرے احباب بھی ان کے لئے دعا کریں۔

ان فہرستوں کے شائع کرنے کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ جماعتوں کو ایک دوسرے کی کارگذاری کا علم ہوتا رہے اور وہ ارشاد خداوندی کے ماتحت ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر سکیں۔ چنانچہ آخری فہرست اخبار الفضل مورخہ یکم مئی ۵۹ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس فہرست کے تیار ہونے کے بعد جن جماعتوں کی وصولی کسی قابل قدر معیار تک پہنچ گئی ہے ان کے نام بھی نیچے درج ہیں۔ تمام احباب سے التماس ہے کہ وہ ان جماعتوں کے احباب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال میں برکت ڈالے۔ انہیں دینی راہ میں مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے اور انہیں ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور دوسری جماعتوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی اپنے فرائض کما حقہٗ ادا کر سکیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ عام و حصہ آمد — وصولی فی صدی

ضلع جھنگ:۔ دارالصدر شرقی (ربوہ) — ضلع منٹگمری:۔ منٹگمری شہر

ضلع لائلپور:۔ لائل پور شہر ۲۶۳/گ ب — ۹۶/گ ب صریح۔

ضلع لاہور:۔ سلطان پورہ (لاہور) سنت نگر (لاہور) لاہور چھاؤنی۔

ضلع شیخوپورہ:۔ نانوں ڈوگر۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ سوہاوہ ڈھلواں۔ وزیر آباد۔ تلے عالی۔ رسول نگر۔

ضلع سیالکوٹ:۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ رگو ہدپور۔ کوروالی۔ بھاڈیوالہ۔ بن باجوہ۔

ضلع رحیم یار خاں:۔ ۱۳۲/پ لیاقت پور — ضلع بہاول نگر:۔ ۱۶۶/مراد۔ ۳۲۷/مروٹ

ضلع جہلم:۔ چکوال — ضلع کیمبل پور (اٹک):۔ کوٹ فتح خاں۔

ضلع حیدر آباد:۔ ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ لابینی — کراچی:۔ کراچی (تمام حلقہ جات)

چندہ عام و حصہ آمد — وصولی نوے فی صدی سے زائد

ضلع جھنگ:۔ دارالصدر جنوبی (ربوہ)۔ ۴۹۷/ج ب۔ — ضلع منٹگمری:۔ ۵۵/۲-ل محمود پور۔

ضلع لائلپور:۔ ۸۷/ج ب سرشمیر روڈ۔ ۲۹۷/ج ب۔ — ضلع لاہور:۔ محمد نگر (لاہور) لدھیکے نیوین۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ تلونڈی کھجور والی۔ گکھڑ منڈی۔ ڈاہرانوالی چک چٹھہ۔

ضلع سیالکوٹ:۔ ڈھپئی کوٹلی لوہاراں۔ — ضلع رحیم یار خاں:۔ خان پور۔

ضلع خیرپور:۔ گوٹھ نتھے خاں۔ — ضلع نوابشاہ:۔ ۲۱/نوہ

ضلع تھرپارکر:۔ محمد آباد اسٹیٹ۔

چندہ عام و حصہ آمد — وصولی اسی فی صدی سے زیادہ

ضلع جھنگ:۔ دارالصدر غربی الف (ربوہ) دارالصدر غربی ب (ربوہ)

ضلع ملتان:۔ علی پور۔ آدم مرابن — ضلع گوجرانوالہ:۔ حافظ آباد

ضلع لائلپور:۔ ۱۲۷/R-B بہلول پور۔ ۱۶/ج ب سوڈھی۔ ۴۴/R-B بیدا بانوالہ۔ ۶۹/R-B کھیٹ پورہ۔

ضلع شیخوپورہ:۔ مریدکے۔ ننکانہ صاحب۔ سانگلہ ہل۔ چوہڑ کانہ۔

ضلع سیالکوٹ:۔ سیالکوٹ شہر۔ سیکھ بیال۔ ڈسکہ۔ بہلول پور۔ عیسیٰ والی۔

ضلع مظفر گڑھ:۔ شہر سلطان۔ — ضلع بہاول پور:۔ بہاول پور شہر۔

ضلع گجرات:۔ کنجاہ — ضلع شاہ پور:۔ ۱۲۴/ج

ضلع راولپنڈی:۔ راولپنڈی شہر۔ — ضلع پشاور:۔ پشاور شہر۔

ضلع میانوالی:۔ بھکر۔ — ضلع نوابشاہ:۔ رحیم آباد۔ محراب پور۔

رسالہ خالد — اور — آپ کا فرض

رسالہ خالد جماعت کے نوجوانوں کا جریدہ ہے۔ جس میں علاوہ مرکزی اعلانات کے مجالس کی مساعی کا ذکر ہوتا ہے۔ تربیتی اور علمی مضامین ہوتے ہیں اور ان امور کا تقاضا ہے کہ خدام الاحمدیہ کا ہر ممبر اس رسالہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کرے۔ الحاد و دہریت کی موجودہ فضا میں دینی لٹریچر کا مطالعہ اور اپنی ملی سرگرمیوں سے مطلع رہنا۔ اپنے مذہبی جذبات اور وابستگی کے لئے بھی ضروری نہیں۔ بلکہ ایسا نہ کرنا اپنے فرض سے کوتاہی برتنے کے بھی مترادف ہے۔ خالد کی اشاعت کی توسیع ایک مقیاس ہے جس کے ذریعہ ہی یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ اپنی تنظیم اور مجلس سے کتنی دلچسپی رکھتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ خدام اپنے اس فرض سے صحیح رنگ میں عہدہ برآ ہوں گے۔ ہر خادم کوشش کرے گا کہ وہ رسالہ خالد کا مطالعہ کر کے اپنی تنظیم سے کما حقہٗ وابستگی کا ثبوت دے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

میری لڑکی عزیزہ زبیدہ حسن ایم بی بی ایس کی تقریب رخصتانہ ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء کو عزیزم طاہر احمد ہاشمی ایم ایس سی کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ انجام پذیر ہوئی۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک و بابرکت کرے۔ آمین والدہ سید اشرف حسین کراچی

نوٹ:۔ آپ نے اس خوشی میں پانچ روپے بطور اعانت الفضل عطا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزاء دے۔ (مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے نانا دین محمد صاحب آف اوکاڑہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل عطا فرمائے۔ عبدالرشید شاہد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲) خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں بیمار رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (قاضی رشید الدین واقف زندگی ربوہ)

(۳) میرا بھائی سید علی احمد طارق ابن سید احمد علی صاحب مربی ضلع لائلپور ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(شاہدہ سید۔ بنت سید احمد علی صاحب مربی ضلع لائلپور)

(۴) میں ایک محکمانہ تکلیف کی وجہ سے بہت ہی پریشان ہوں دعا کی درخواست ہے نیز میں ناک کے اندر ہڈی کو زخم کی وجہ سے بیمار بھی ہوں۔ احباب میری صحت کاملہ کے دعا فرمائیں۔ (مقبول احمد ٹیچی محکمہ نہر لائلپور)

(۵) بندہ کی نسبتی بہن سیالکوٹ ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ ان کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں (عبدالرشید سیکرٹری مال لاہور)

ضلع دادو:۔ دادو شہر — ضلع تھرپارکر:۔ محمود آباد اسٹیٹ۔

چندہ جلسہ سالانہ — وصولی سو فیصدی

ضلع لاہور:۔ محمد نگر (لاہور)۔ — ضلع شیخوپورہ:۔ ۳۳/ر دھاروالی۔

ضلع نوابشاہ:۔ گوٹھ چوہدری محمد اکرم۔ — ضلع حیدر آباد:۔ چمبڑ۔

چندہ جلسہ سالانہ — وصولی نوے فیصدی سے زائد

ضلع جھنگ:۔ ۴۹۷/ج ب۔ — ضلع لائلپور:۔ ۱۲۶/R-B دھاریوال۔ سالانہ ...

ضلع شیخوپورہ:۔ نانوں ڈوگر۔ — ضلع سیالکوٹ:۔ ڈھپئی کوٹلی لوہاراں۔

ضلع تھرپارکر:۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ — ضلع حیدر آباد:۔ بھرمی۔

مشرقی پاکستان:۔ علو پاڑہ۔

چندہ جلسہ سالانہ — وصولی اسی فیصدی

ضلع شیخوپورہ:۔ کلسیاں۔ — ضلع سیالکوٹ:۔ بن باجوہ۔

ضلع حیدر آباد:۔ حیدر آباد شہر۔

ٹیوب ویل کی شرائط پر غیر مزروعہ اراضی پٹہ پر دینے کی نئی پالیسی

گورنر کی مشاورتی کونسل نے منظوری دے دی

لاہور ۱۳ مئی۔ گورنر مشاورتی کونسل نے ٹیوب ویل اور کنوئیں لگانے کی شرط پر غیر مزروعہ سرکاری زمین پٹے پر دینے کی ایک نئی پالیسی منظور کی ہے۔

نئی پالیسی کے نمایاں پہلو یہ ہیں:۔

نیا پٹہ بیس سال کی مدت کے لئے ہوگا۔ اور اگر پٹہ دار اس کے بعد خواہش ظاہر کرے۔ تو حکومت کی اس وقت کی پیشکردہ شرائط کے مطابق مزید دس سال کے لئے پٹے کی میعاد کی تجدید کرا سکتا ہے۔

(۲) زمین کا قبضہ حاصل کرنے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر پٹہ دار کو زمین میں ٹیوب ویل یا کنواں لگانا ہوگا۔

(۳) زمین کو نہری پانی سے سیراب نہیں کیا جائے گا بلکہ اس میں پٹہ دار کے لگائے ہوئے ٹیوب ویل یا کنوئیں سے آبپاشی کی جائے گی

(۴) جو زمین پختہ سڑک یا ریلوے سٹیشن سے ایک میل کے اندر واقع ہوگی۔ اس کا کرایہ چھ روپے فی ایکڑ فی فصل کے حساب سے وصول کیا جائے گا۔ اس میں مالیہ کی رقم شامل ہے لیکن سرکاری ٹیکس اور سس اسکے علاوہ ہوں گے۔ اسی طرح ایک میل سے زائد فاصلے پر واقع زمینوں کے لئے پانچ روپیہ فی ایکڑ فی فصل کرایہ وصول کیا جائے گا۔ زمین پر قبضے کی تاریخ سے دو سال تک کوئی کرایہ وصول نہیں کیا جائیگا۔ . . . .

. . . .

. . . . پٹہ کی میعاد کے گیارھویں سال سے پٹہ دار پختہ سڑک یا ریلوے سٹیشن سے ایک میل کی حدود میں واقع زمین کے لئے فی فصل نو روپے ایکڑ اور دوسری زمین کے لئے فی فصل ساڑھے سات روپے ایکڑ کرایہ ادا کرے گی

حکومت کو ۴½ لاکھ ایکڑ زمین ملے گی

حیدرآباد ۱۳ مئی۔ پانچ اضلاع جیکب آباد۔ سکھر۔ نواب شاہ، لاڑکانہ اور خیرپور میں بڑے زمینداروں نے آٹھ سو بائیس ڈیکلریشن داخل کئے ہیں۔ اور توقع ہے حکومت کو خیرپور ڈویژن کے ان زمینداروں سے چار لاکھ چون ہزار سات سو تریسٹھ ایکڑ زرعی اراضی کا قبضہ ملے گا۔ جسے حکومت بے زمین کسانوں میں تقسیم کریگی

لاہور کے راشن ڈپوؤں پر چھاپے

لاہور ۱۳ مئی۔ مغربی پاکستان کے ڈائریکٹر فوڈ میاں محمد شفیع نے کل یہاں کئی راشن ڈپوؤں پر اچانک چھاپے مارے۔ گوالمنڈی بسلا لائنز اور مزنگ کے علاقوں میں مختلف راشن ڈپوؤں کی پڑتال کی گئی۔ ان ڈپوؤں پر جو آٹا تقسیم کیا جاتا تھا ڈائریکٹر فوڈ اسکے نمونے اپنے ساتھ لے گئے۔

نقد ضمانات کی بجائے سیونگز سرٹیفکیٹ

حیدرآباد ۱۲ مئی۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق اب سرکاری کام کرنے والے ٹھیکیداروں سے زر ضمانت کے طور پر نقدی کے بدلے میں پاکستانی ڈیویلپمنٹ نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ بھی قبول کئے جا سکتے ہیں۔ ان سرٹیفکیٹوں پر شرح سود پانچ فی صد سے بڑھا کر چھ فی صد کر دی گئی ہے۔ اس شرح کا اطلاق یکم اپریل ۵۹ء سے ہوگا۔

کارخانوں میں کام رکنے سے نقصان

کراچی ۱۲ مئی ایک سرکاری اطلاع کے مطابق ۱۹۵۷ء کے دوران پاکستان کے صنعتی اداروں میں کام رک جانے کی وجہ سے کام کے آٹھ لاکھ دس ہزار چھ سو ایک دن ضائع ہوئے۔ ۱۹۵۸ء میں ایک لاکھ پینتیس ہزار پانچ سو اسی کام کے دن بیکار گئے۔ ۱۹۵۷ء میں کام رک جانے سے ایک لاکھ اناسی ہزار مزدور اور ۱۹۵۸ء میں چھتیس ہزار دو سو اکتیس مزدور متاثر ہوئے۔

پاکستان پیپر گزٹ کے تازہ ترین شمارے میں اعداد و شمار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ پاکستان میں ہر کارکن کے ضائع ہونے والے کام کے دنوں کی اوسط ایک دن فی سال بنتی ہے۔ اور یہ اوسط دنیا کے دوسرے ملکوں کی طرح ہے۔

اعلان نکاح

مکرم محمد شفیع صاحب مگوں کے لڑکے نسیم احمد صاحب کا نکاح فریدہ بیگم بنت محمد سعید صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض پانصد روپیہ حق مہر پر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے مورخہ ۱۹/۴/۵۹ کو چنیوٹ میں پڑھا۔

محمد شفیع صاحب نے اس تقریب کے موقع پر پانچ روپے بطور اعانت الفضل ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمادیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ (مینیجر الفضل)

صرف بارہ روسی آبدوز کشتیاں امریکہ پر کاری ضرب لگا سکتی ہیں

امریکہ کے آبدوز شکن بحری بیڑے کے کمانڈر کا بیان

نیو یارک ۱۲ مئی۔ امریکہ کے ریئر ایڈمرل جان تھیچ نے کہا ہے کہ روس کی آبدوز کشتیاں صرف ایک اچانک حملے میں امریکہ کی ستر فی صد معیشت کو تباہ کر سکتی ہیں۔ ریئر ایڈمرل تھیچ نے اس خیال کا اظہار اپنے ایک مضمون میں کیا ہے۔ جو "لک" میگزین میں شائع ہوا ہے۔

ریئر ایڈمرل تھیچ نے جو بحر اوقیانوس میں امریکہ کے آبدوز شکن بحری بیڑے کے کمانڈر ہیں۔ اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ صرف ایک درجن روسی آبدوز کشتیاں جو ایسے میزائلوں سے مسلح ہوں۔ امریکہ پر کاری ضرب لگا سکتی ہیں۔ امریکہ کا کوئی مقام ایسے سمندر سے ڈیڑھ ہزار میل سے زائد فاصلہ پر نہیں ہے۔ جس میں آبدوز کشتیاں بھی چل سکتی ہوں۔ اور ہماری آبادی کا زیادہ تر حصہ ایسی دشمن کی زد پر ہے۔

ریئر ایڈمرل تھیچ کے خیالات کی تائید بحریہ کے دو اور اعلیٰ افسروں یعنی بحر اوقیانوس کے بیڑے کے کمانڈر ایڈمرل جیرالڈ رائٹ اور بحری سرگرمیوں کے نائب سربراہ وائس ایڈمرل جان ہیورڈ نے کی ہے۔ ایڈمیرل رائٹ نے کہا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ یورپ اور امریکہ کے ساحل کے قریب روس کی آبدوز کشتیاں موجود ہیں۔ بحر اوقیانوس میں ہر جگہ ہمیں روس کی آبدوز کشتیوں کی موجودگی کا علم ہو چکا ہے

وائس ایڈمرل ہیورڈ نے بھی کہا ہے کہ روس کی آبدوز کشتیاں امریکہ کے دفاعی حصار کو آسانی سے توڑ سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دونوں بازوؤں تک دشمن کی رسائی بڑی ہی آسانی سے ہو سکتی ہے۔

"لک" کے مضمون میں کہا گیا ہے کہ امریکی بحریہ کو یقین ہے کہ روسی آبدوز کشتیوں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ امریکہ کا آبدوز شکن نظام کتنا مضبوط ہے وہ پہلے ہی اپنا ہدف منتخب کر چکی ہیں، اور انہوں نے بھی طے کر لیا ہے کہ وہ اپنے راکٹ کہاں سے چھوڑیں گی۔

"لک" نے لکھا ہے کہ بحریہ نے اپنے برقی مقناطیسی آلات کی مدد سے امریکی ساحل کے قریب روسی آبدوز کشتیوں کا پتہ چلایا ہے۔

دیہاتیوں کو صوبائی گورنر کی تلقین

لاہور ۱۲ مئی گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین نے دیہی عوام کو تلقین کی ہے کہ اپنی مدد آپ کے اصول پر اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ حکومت ان کی مشکلات رفع کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔ لیکن جب تک وہ خود ہمت کر کے اپنے مسائل حل کرنے کی طرف توجہ نہیں دیں گے انہیں حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔

مسٹر اختر حسین نے کل صبح لاہور سے چالیس میل دور موضع جھمبر کے عوام سے اپیل کی کہ وہ حکومت سے تعاون کریں تاکہ دیہی علاقوں کے مسائل جلد حل ہو سکیں۔

گورنر نے اس تقریب میں موجود سرکاری افسروں کو تلقین کی کہ وہ عوام کے مسائل ہمدردی سے حل کریں اور عوام کی صحیح رہنمائی کریں۔ آپ نے کہا کہ ان مسائل کی طرف توجہ نہ دینا یا انہیں حل کرنے کی کوشش نہ کرنا نامناسب ہوگا۔ ہمیں حتی الوسع ان کی امداد کرنی چاہیئے اور انہیں خوشحال اور مرفہ الحال بنانے میں فخر محسوس کرنا چاہیئے۔

اس موقع پر جو دیہاتی جمع تھے گورنر نے ان کی شکایات سنیں۔ متعدد دیہاتیوں نے اپنی درخواستیں گورنر کو پیش کیں اور گورنر نے یہ درخواستیں اسی وقت کمشنر کو سونپ دیں اور انہیں ہدایت کی کہ وہ ان کے بارے میں ضروری کارروائی کریں۔

دیہاتیوں نے آبپاشی کی سہولتوں پختہ سڑکوں اور مزید شفاخانوں کے قیام کا مطالبہ کیا۔

غلام محمد بیراج میں جنگلات لگانے کا کام

لاہور ۱۲ مئی۔ غلام محمد بیراج کے علاقہ میں اپریل ۱۹۵۸ء سے اب تک قریباً دس ہزار ایکڑ رقبہ میں جنگلات لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید ایک ہزار ایکڑ زمین کو ترقی دی گئی ہے۔ توقع ہے اٹھارہ ہزار ایکڑ رقبہ میں نہروں کی کھدائی کا کام بھی آئندہ جولائی تک مکمل ہو جائے گا۔ تیرہ ہزار ایکڑ رقبہ میں ترقیاتی کام بھی جاری ہے

بیراج کے علاقہ میں جنگلات اگانے کی سکیم کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ متذکرہ بالا کام سکیم کے پہلے حصے کے سلسلے میں تھا۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

صراط مستقیم مل سکتا ہے۔ رات دن یہی دعا مانگتے چلے جاؤ اور ممکن نہیں کہ چند روز میں

ادعونی استجب لکم

کا منظر آپ کے رگ و پے پر نہ چھا جائے ؎

آپ ہی کیوں نہ لائے جا کے پیام عرش سے
دیکھتے تا کجا یہاں راہ سروش ہے ؎ (مصلح)

ڈسٹرکٹ بورڈ توڑ کر ضلعی کونسلیں قائم کی جائیں گی

دو تین ماہ تک قانون نافذ ہو جانیکی توقع

لاہور ۱۳ مئی۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین نے بتایا ہے کہ مستقبل قریب میں ڈسٹرکٹ بورڈ توڑ دئے جائیں گے۔ اور ان کے فرائض ضلعی کونسلوں کے سپرد کر دئے جائینگے گورنر نے کہا کہ یہ ضلعی کونسلیں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے علاوہ ضلعی ترقیاتی کمیٹیوں کے فرائض بھی انجام دیں گی۔ اور ان میں پنچایتوں اور دوسرے اداروں کے نمائندے بھی شریک ہونگے

گورنر اختر حسین نے جو کل صبح شیخوپورہ سے پانچ میل دور ڈیرہ لالوکھن میں دیہاتیوں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ مزید بتایا کہ صوبے میں دس ہزار آبادی پر مشتمل ہر علاقے کے لئے ایک پنچایت قائم کی جائے گی جسے مقامی مسائل سے نمٹنے کے لئے وسیع تر اختیارات اور مالی وسائل میسر ہوں گے۔ یہ پنچایتیں مقامی آبادی کی ضروریات کی تکمیل کی اہل ہوں گی۔ اور لوگوں کے ایسے چھوٹے چھوٹے جھگڑے نمٹا سکیں گی جن کے لئے انہیں سردست تحصیل یا ضلعی ہیڈ کوارٹرز کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح غیر ضروری مقدمہ بازی میں ان کا وقت روپیہ اور توانائی ضائع ہوتی ہے۔

گورنر نے امکان ظاہر کیا کہ پنچایتوں کو اپنے علاقوں میں بعض ٹیکس وصول کرنے اور چھوٹے موٹے دیوانی و فوجداری مقدمات کی سماعت کا اختیار دیا جائے گا۔

مسٹر اختر حسین نے لاہور ڈویژن کے دیہی عوام کے مسائل سے آگاہ ہونے کے لئے جو دورہ شروع کر رکھا ہے۔ کل اس کا تیسرا دن تھا ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق آپ نے بتایا کہ ضلعی کونسلوں کے بارے میں دو تین ماہ تک قانون نافذ ہو جائے گا آپ نے کہا کہ یہ کونسلیں مقامی بلکہ علاقائی ترقیاتی منصوبے تیار کیا کریں گی اور پنچایتوں کی ان کے ترقیاتی پروگراموں کے سلسلے میں رہنمائی کیا کریں گی۔

آپ نے کہا کہ حکومت دیہی عوام کو بنیادی جمہوری ادارے چلانے کی تربیت دینے کی خواہاں ہے تاکہ دیہی عوام اپنے زیادہ سے زیادہ مسائل خود حل کر لیا کریں۔

"زرعی اصلاحات کے تحت مہاجر اور مقامی زمینداروں سے یکساں سلوک ہوگا"

لینڈ کمیشن نے زمینداروں کی دو درخواستیں مسترد کر دیں

لاہور ۱۳ مئی۔ مغربی پاکستان لینڈ کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ زرعی اصلاحات کے ضابطے کے تحت مہاجر الاٹیوں کو بھی دوسرے زمینداروں کی سطح پر رکھا جائے گا۔ لینڈ کمیشن کا دسواں اجلاس کل صبح سیکرٹریٹ میں گورنر اختر حسین کی زیر صدارت منعقد ہوا اور اس میں زرعی اصلاحات کی پالیسی سے متعلق بعض اہم امور کی وضاحت کی گئی۔

لینڈ کمیشن نے ضلع ہزارہ کے مالکان اراضی کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا کہ ان کے نئے باغات کے تحت اراضی کے استثنیٰ کے سلسلے میں یہ شرط نرم کر دی جائے کہ ایک باغ کا رقبہ دس ایکڑ سے کم نہ ہو۔ کیونکہ ان کے باغات کم رقبے پر مشتمل ہیں کمیشن نے کافی غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا کہ اس سلسلے میں زرعی اصلاحات کے ضابطے میں کافی واضح احکام موجود ہیں جن سے گریز کی اجازت دینے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔ کچھ مالکان اراضی نے کمیشن سے یہ درخواست بھی کی تھی کہ چونکہ محکمہ مال کے ریکارڈ میں اکثر اندراج غلط ہیں۔ لہذا زرعی اصلاحات کے ضابطے کے تحت ان کے داخل کردہ گوشواروں کی جانچ پڑتال اس وقت تک ملتوی کر دی جائے جب تک اندراجات درست نہ ہو جائیں۔ کمیشن نے ان کی درخواست یہ کہہ کر مسترد کر دی کہ اب محکمہ مال کے ریکارڈ میں اندراج کی درستی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

برطانوی تجارتی وفد روس روانہ ہوگیا

لندن ۱۳ مئی۔ وزیر تجارت برطانیہ کی قیادت میں برطانیہ کا ایک تجارتی وفد آج بذریعہ طیارہ ماسکو روانہ ہوگیا۔ تاکہ دونوں ملکوں میں تجارتی معاہدہ کے امکان پر غور ہو سکے۔ وفد روانہ کرنے کا فیصلہ اس وقت ہوا تھا جب مسٹر میکملن وزیر اعظم برطانیہ نے ماسکو میں مسٹر خروشیف سے ملاقات کی تھی۔

کراچی ۱۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں ۱۸ مئی کو کراچی واپس پہنچیں گے۔

درخواست دعا

حیدر آباد دکن (انڈیا) سے اطلاع آئی ہے کہ میرے بڑے بہنوئی سید منظور احمد صاحب نائب افسر مالی ضلع محبوب نگر (انڈیا) کو اچانک دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ گو اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے مگر پوری طرح شفا نہیں ہوئی۔ صحابہ کرام و تمام احباب سے انکی جلد از جلد مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد احمد انور اکونٹنٹ ٹی آئی کالج ربوہ)

طلبہ جماعت پنجم جامعہ احمدیہ کیلئے ضروری اطلاع

طلبہ جماعت پنجم جامعہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا ادب عربی کے پرچے کا امتحان دوبارہ ۱۵ مئی بروز جمعۃ المبارک ۷½ بجے صبح دفتر تحریک جدید میں ہوگا۔ سب طلبہ کی شرکت لازمی ہے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

راولپنڈی میں دعائیں اور صدقات (بقیہ صفحہ اول)

محلہ جات میں اجتماعی دعاؤں اور صدقات کے التزام کے علاوہ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۵۹ء کو مسجد احمدیہ میں نماز مغرب میں اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔ نیز دونوں روز ایک ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ اجتماعی دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ التزام سے جاری ہے — اللہ تعالیٰ جماعت کی ان متضرعانہ دعاؤں کو قبول فرمائے اور اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو جلد صحت یاب فرمائے اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین اللھم آمین

(بشیر محمود ناظم عمومی جماعت احمدیہ — راولپنڈی)